باسمہ سبحانہ
قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة انا ومن اتبعني سبحان الله
وما انا من المشركين
میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرا پیرو دونوں
مضبوط دلیل پر ہیں اور خدا ہر عیب و نقص سے پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے
نہیں ہوں۔
(ترجمہ فرمان)
کتاب مستطاب
اصول الشریعہ
فی
عقائد الشیعہ
از قلم حقیقت رقم
سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین
حضرت علامہ الشیخ محمد حسین مدظلہ العالی علی رؤس المومنین
ناشر
مکتبہ السبطین
296/9 بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

باسمہ سبحانہ

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

"میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں، میں اور میرا پیرو دونوں، مضبوط دلیل پر ہیں اور خدا (ہر عیب و نقص سے) پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں"

(ترجمہ فرمان)

کتاب مستطاب

# اصول الشریعہ

فی

# عقائد الشیعہ

از قلم حقیقت رقم

سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ الشیخ محمد حسین مدظلہ العالی علی رؤس المومنین

ناشر

مکتبۃ السبطین ۲۹۶/۹ بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

باسمہٖ سبحانہٗ

# "والدہ مرحومہ کے نام"

اگر سیاہ دلم، داغ لالہ زار توام
وگر کشادہ جبینم، گل بہار توام

چونکہ والدِ مرحوم و مغفور کا سایۂ عاطفت صغر سنی میں سر سے اُٹھ گیا تھا۔ لہٰذا میں بفضلہٖ تعالیٰ شیدائی سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام والدہ مرحومہ کے ہی حسنِ تربیت سے اس قابل ہوا کہ آج اپنی بساط و بضاعت کے مطابق کچھ خدمتِ دینِ مبین کر رہا ہوں۔ اس لئے میں اپنی اس ناچیز کتاب کو ان کے نام کے ساتھ معنون کرکے اس حقیر دینی خدمت کا ثواب بطفیل سرکار ولی عصر و امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ ان کی رُوحِ پُر فتوح کو ہدیہ کرتا ہوں ؎

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

آپکا
احقر محمد حسین عفی عنہ سرگودھا
ستمبر ۱۹۶۶ء


کتابت — سید تکمیل ابن وزیر شیرازی
طباعت — ثنائی پریس سرگودھا
قیمت — ۱۵۰/ روپے
بار — چہارم
اگست ۲۰۰۰ء

والرزق ونحوها کما سنذکرہ مفصلاً" یعنی دینی و دنیوی امور میں تفویض مراد ہے جن کا امام نے رحدیث کے اندر) ذکر فرمایا ہے نہ کہ خلق و رزق وغیرہ (امور تکوینیہ) میں جیسا کہ ہم عنقریب تفصیلاً بیان کریں گے۔ (مرآۃ الانوار ص۶۲)

ان فی ذلک لبلاغا لقوم یعقلون۔

## بعض شکوک و اوہام کا ازالہ

اس موضوع پر اب تک جو کچھ پیش کیا جا چکا ہے اگرچہ قلب سلیم و طبع مستقیم رکھنے والے شخص کے لئے اطمینان قلب کی دولت حاصل کرنے کے لئے کافی ہے مگر معوج المزاج اور منفی انداز فکر رکھنے والے حضرات کی مزید تسلی اور اتمام حجت کے لئے یہاں ان شکوک و اوہام کا ازالہ کر دینا انسب معلوم ہوتا ہے جن کو بموجب والذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ بالعموم بڑے شد و مد کے ساتھ پیش کر کے سادہ لوح عوام اہل ایمان کو جادۂ اعتدال سے ہٹانے اور صراط مستقیم سے بھٹکانے کی سعی نا فرجام کرتے رہتے ہیں۔ شاید اس طرح خدائے کریم انہیں جادۂ حق اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ وھو علی کل شیء قدیر۔ مگر رشد و ہدایت کی لازوال دولت سے اپنا دامن مراد وہی لوگ پر کرتے ہیں جو حق و حقیقت کو ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خدائے قدوس کا وعدہ ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ مع المحسنین۔



مخفی نہ رہے کہ ہم نے "احسن الفوائد فی شرح العقائد" میں غلو نواز حضرات کے پورے بارہ عدد شبہات کے مکمل تحقیقی جوابات پیش کر دیئے ہیں۔ جو کہ اکثر و بیشتر ان ضعیف بلکہ وضعی احادیث پر مبنی ہیں۔ جو ائمہ اہل بیت کی طرف غلط طور پر منسوب ہیں۔ اور ہم نے دلائل و براہین کے تیز حربوں سے ان کا کچھ اس طرح قلع قمع کیا ہے کہ پھر کسی کو ان کی صحت پر قلم اٹھانے کی ہمت و جرأت نہیں ہو سکی۔ ع

وکم قد رأینا من فروع کثیرۃ تموت اذا لم تحیھن اصول

اب ہم ذیل میں ان شکوک و اوہام کا ازالہ کرتے ہیں جو بعد میں بعض کتب و رسائل میں پیش کئے گئے یا کئے جا سکتے ہیں۔ واللہ ولی التوفیق۔

## پہلا شبہ اور اس کا جواب

خداوند عالم جو کام کرتا ہے۔ وہ فرشتوں کے ذریعہ کرتا ہے۔ تو نظام کائنات کے کارندے ملائکہ ہیں۔ ملائکہ پر حاکم اعلیٰ دیگر ان حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام ہیں۔ یہ ملائکہ پر ڈیوٹیاں تقسیم کرتے ہیں۔ فرشتے ان کے حکم کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتے۔ اور خدا ان پر حاکم اعلیٰ ہے۔ گویا کہ خدا اس کائنات کا بادشاہ ہے۔ محمد و آل محمد علیہم السلام اس کے وزیر اور فرشتے کارندے ہیں۔ اس لئے ان افعال کی نسبت جس طرح خدا کی طرف دینا صحیح ہے اسی طرح ان حضرات کی طرف دینا بھی درست ہے۔"

اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ یہ درست ہے کہ سرکار محمد و آل محمد علیہ و علیہم السلام نہ صرف ملائکہ بلکہ تمام کائنات سے

افضل ہیں اور مع فرشتوں کے سارے عالم امکان کے مخدوم ہیں۔ مگر ارباب دانش و بینش جانتے ہیں کہ یہ افضلیت و اشرافیت فضائل و کمالات علمیہ عملیہ کی بنا پر ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس لئے فرشتوں سے افضل اور ان کے مخدوم ہیں کہ نظام عالم میں ان کی ڈیوٹیاں تقسیم کرتے ہیں۔ یہ مطلب نہ قرآن سے ثابت ہے نہ حدیث سے اور نہ علماء اعلام میں سے کسی نے ایسا لکھا ہے۔ یہ بادشاہ و وزراء والی جو مثال دی گئی ہے یہ صرف ان لوگوں کی ذہنی اختراع ہے اسے حقیقت سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ قرآن و حدیث کی تصریحات کے سراسر خلاف ہے ہم ذیل میں اسکے بطلان کی چند وجوہ پیش کرتے ہیں۔

وجہ اول۔ ارشاد قدرت ہے فلا تضربوا للہ الامثال۔ خدا کے لئے مثالیں نہ دیا کرو کیونکہ اس کی شان تمہاری مثالوں سے کہیں اجل و ارفع ہے ؎

خاک بر سر من۔ تمثیل من

اسی طرح امام رضاؑ سے مروی ہے من شبہ الخالق بالمخلوق فھو مشرک جو خالق کو مخلوق سے تشبیہ دے وہ مشرک ہے (منہاج البراعۃ ج ۱۳ ص ۱۹۲ بحوالہ کتاب التوحید)

وجہ دوم۔ اس کا ارشاد ہے یدبر الامر من السماء الی الارض (پ ۲۱ س السجدہ ع ۱۴) وہ (خدا) آسمان سے لے کر زمین تک (تمام امور کی) تدبیر کرتا ہے۔ جب وہ خود تدبیر کرتا ہے اور فرشتوں کی حیثیت صرف آلات و اسباب کی سی ہے جیسا کہ قبل ازیں اس پر تبصرہ کیا جا چکا ہے تو پھر اسے وزراء کی کیا ضرورت ہے؟

وجہ سوم۔ وزیر "وزر" سے مشتق ہے وزر کے معنی ہیں "بوجھ" تو وزیر اسے کہا جاتا ہے جو کسی کا بوجھ بٹا کرے۔ ظاہر ہے کہ وزیر کی ضرورت اسے ہوتی ہے جو کاروبار کی کثرت کی وجہ سے خود سارے کام انجام نہ دے سکے لیکن جو خدا علی کل شیء قدیر ہونے کا مصداق ہو جس کا ارشاد ہو ولا یؤدہ حفظھما اسے زمین و آسمان کی حفاظت تھکاتی نہیں ہے۔ اسے وزیر بنانے کی ضرورت کیا ہے؟ اور جب ضرورت نہیں تو اگر بلا ضرورت مقرر کرے۔ تو کیا یہ عبث کام نہ ہوگا؟ تعالیٰ عما یقول الظالمون علواً کبیراً۔ نیز وزیر کی ضرورت اسے دامنگیر ہوتی ہے جو ہر جگہ حاضر نہ ہو سکنے کی وجہ سے نظم و نسق خود نہ سنبھال سکے۔ لیکن جو خدا بکل شئ محیط ہو اور علمی طور پر ہر جگہ حاضر و ناظر ہو۔ اسے وزیر کی کیا احتیاج ہے؟

وجہ چہارم۔ ائمہ اطہارؑ کے ادعیہ مبارکہ میں خدا کے وزیر کی نفی کی گئی ہے مثلاً دعائے لیستشیر میں وارد ہے "الحمد للہ الذی لا وزیر لہ و لا خلق من عبادہ یستشیر الخ خدا وہ ہے جو بلا وزیر معاملات کی تدبیر کرتا ہے اور اپنے بندوں میں سے کسی بندہ سے کوئی مشورہ نہیں لیتا ہے (مفاتیح الجنان ص ۳۰۰ کذا فی مہج الدعوات و زاد المعاد وغیرہ)۔ اسی طرح دعائے مبارکہ مشلول میں وارد ہے ولا کان معہ وزیر ولا اتخذ معہ مشیراً ولا احتاج